ب
روپا نغمہ

روپا مہتہ نغمہ

بار اوّل ایک ہزار
ستمبر ۱۹۸۴ء

قیمت ۲۵/ روپے

MR. Ashok Mehta
101, Indra Bhawan Valkeshwar
ROAD Bombay = 400006

ملنے کا پتہ
۱۔ اشوک مہتہ، ۱۰۱/ اندرا بھون، والکیشور روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۶
۲۔ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵
۳۔ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، شمشاد مارکیٹ علی گڑھ
۴۔ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، پرنسس بلڈنگ نزد جے جے اسپتال بمبئی ۴۰۰۰۰۳

پرنٹر پبلیشر اکبر علی ایس جی معیدی نے موڈرن آرٹ پرنٹنگ ورکس
۶۲۔ ای. ایس پاٹن والا مارگ بمبئی ۴۰۰۰۲۷ میں چھپوا کر وہیں سے شائع کیا۔

مترجمہ
ڈاکٹر انجنا سندھیر ایم اے پی ایچ ڈی =
عمر ۴۰
ماہر ادب طب کے علاوہ اردو کی مقبول و مستند شاعرہ
احمد آباد گجرات سے تعلیم یافتہ
کالج پروفیسر
ہندی اردو انگریزی پنجابی گجراتی =

اپنے شریکِ حیات کے نام!

جو ایک الگ وجود ہونے کے باوجود بھی
مری شاعری اور زندگی میں ہر طرف
بکھرا ہوا ہے ۔

روپا مہتا نغمہ سوراشٹر کی رہنے والی ہیں اور ان کی مادری زبان گجراتی ہے۔ گجراتی زبان اور اردو کا رشتہ بہت پرانا ہے۔ اسی وجہ سے اس علاقہ کی اردو کا ایک پرانا نام گجری بھی ہے جس میں گجراتی زبان کے بہت سے لفظوں کی آمیزش ہے۔ احمد آباد میں اردو زبان کا پہلا شاعر ولی دکنی دفن ہے جس نے اپنے لئے صحیح طور سے یہ کہا تھا ؎

جیوں گل شگفتہ رو ہیں، سخن کے چمن میں ہم
جیوں شمع، سربلند ہیں ہر انجمن میں ہم

ولی معشوق نواز شاعر ہے جس کا وظیفہ محبوب کی مدح کرنا ہے۔ اس کے حسن کی تعریف اور اپنے عشق کی باتیں کرنا اس کا شیوہ ہے ؎

چاہتا ہے اس جہاں میں گر بہشت
جا تماشا دیکھ اس رخسار کا

آرزوئے چشمہ کوثر نہیں
تشنہ لب ہوں شربتِ دیدار کا

بے شک کریگا خاطرِ عشاق باغ باغ
آیا ہے التفات پہ وہ نوبہار آج

ولی اس گوہرِ کانِ حیا کی کیا کہوں خوبی
مرے گھر اس طرح آیا ہے جیوں سینے میں راز آوے

عجب کچھ لطف رکھتا ہے شبِ خلوت میں دلبر سوں
خطاب آہستہ آہستہ، جواب آہستہ آہستہ

ایسا لگتا ہے کہ ولی کے اثرات نے گجرات اور سوراشٹر کی فضا میں شاعری کی وہ کیفیت پیدا کر دی ہے کہ خود گجراتی زبان میں غزل ایک مقبول صنف ہے۔ اس کے علاوہ جنکی مادری زبان گجراتی ہے انکو بھی اردو میں شعر کہنے کا شوق ہے۔ اس کا ایک خوب صورت ثبوت روپا مہتا نغمہ کی ذات اور شاعری ہے۔

اس زمانہ میں غزل نے جو بے پناہ مقبولیت حاصل کی ہے اس کا ایک کرشمہ یہ بھی ہے کہ اس نے روپا نغمہ کا دل جیت لیا اور اب روپا نغمہ شاعری اور نغمے کے شائقین کا دل جیتنے کے لئے آ رہی ہیں۔ غزل گانے والوں میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جنکی مادری زبان پنجابی، مراٹھی، گجراتی، بنگالی ہے۔ بعض جنوبی ہندوستان کی زبانیں بولنے والے بھی غزل گا رہے ہیں۔ لیکن روپا نغمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ

صرف اپنی غزل گاتی ہیں۔ وہ شاعر بھی ہیں اور گلوکار بھی۔ یہ گلوکاری ترنّم سے غزل پڑھنے سے مختلف ہے
روپا سارے فنّی لوازمات کے ساتھ گاتی ہیں۔ اسطرح شاعری اور نغمے کا حسن دوبالا ہوجاتا ہے۔
اب چند الفاظ ان کی شاعری کے بارے میں۔ انکی شاعری زیادہ تر حسن و عشق کے معاملات کی شاعری ہے
پھر بھی فکری عناصر سے خالی نہیں ہے۔ اس شاعری کے موضوعات ہماری غزل کے موضوعات ہیں۔
لیکن روپا نغمہ نے انہیں اپنی نغمگی عطا کی ہے۔ میں روپا نغمہ کی غزلوں کو ہلکی پھلکی غزلیں کہہ کر
انکی حیثیت کم نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے میں یوں کہونگا کہ انمیں ہواؤں کی تازگی اور بہتے پانی کی سی روانی ہے
صرف ایک غزل کے دو تین شعروں سے مثال دونگا کیونکہ یہ مختصر دیوان آپکے ہاتھ میں ہے ؎

زندگی آپکی قربت کے سوا کچھ بھی نہیں ۔۔۔ موت کیا ہے، غمِ فرقت کے سوا کچھ بھی نہیں
آپکی یاد ہے صحرا میں گلستاں کی طرح ۔۔۔ آپ کا جلوہ قیامت کے سوا کچھ بھی نہیں
بیقراری کو قرار آتا ہے رفتہ رفتہ ۔۔۔ غم بھی انسان کی عادت کے سوا کچھ بھی نہیں

زبان پر یہ قدرت جو شاعرہ کے ریاضِ فن کا ثبوت ہے وہیں اردو زبان کی ہر دل عزیزی کا بھی کرشمہ
ہے۔ ہر زبان اتنی آسانی سے نہیں سیکھی جاسکتی۔
اس زمانے میں غزل کی مقبولیت نے اردو زبان کے حسن اور مٹھاس کو اتنا عام کیا ہے کہ پورا ہندوستان
یہ کہنے پر مجبور ہے کہ یہ زبان اور اس کی شاعری ہمارا بڑا قیمتی قومی سرمایہ ہے اور اس سرمائے کی
حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔
روپا مہتا نغمہ اس فرض کو نہایت خوب صورتی کے ساتھ ادا کر رہی ہیں۔ آج کی رات ہمارے
ملک کا گوشہ گوشہ دیوالی کے چراغوں سے جگمگا رہا ہے۔ روپا مہتا نغمہ کی غزلیں بھی دیوالی
کے چراغوں کی طرح ہیں جو دلوں میں روشن ہوتی ہیں۔ وہ ولی کی وراثت کی امین ہیں اس لئے
ان کی غزلوں کو ابھی اور خوب صورت ہونا ہے۔

[signature]

۲۴ر اکتوبر ۱۹۸۴ء

غزلیں

اپنی آنکھوں میں خواب رکھتے ہیں
ہم بھی سو ماہتاب رکھتے ہیں

گرم اشکوں کی آگ پی کر بھی
مسکرانے کی تاب رکھتے ہیں

پڑھ سکیں گے ہمیں نظر والے
چہرہ چہرہ کتاب رکھتے ہیں

اِن کی باتوں میں ہے عجب خوشبو
وہ لبوں پر گلاب رکھتے ہیں

اپنے زخموں کے داغ گن گن کر
دوستوں کا حساب رکھتے ہیں

ایک خاموش سی صدا ہیں ہم
پھر بھی نغمہ خطاب رکھتے ہیں

جب تک تری آنکھوں کے کنول کھلتے رہیں گے
کہنے کو غزل ہم کو سبب ملتے رہیں گے

منزل سے بھی آگے کسی منزل کے نشاں ہیں
کچھ اور بھی نقشِ کفِ پا ملتے رہیں گے

اِک درد بنا دیتا ہے اشکوں کو حنائی
پت جھڑ میں بھی کچھ پھول یونہی کھلتے رہیں گے

معلوم نہیں عشق کا حاصل ہمیں نغمہ
وہ ہم سے بچھڑ جائیں گے یا ملتے رہیں گے

سانس بھی جیسے آہ ہوتی ہے
چین سے اب نباہ ہوتی ہے

کبھی جینے کی آس بندھتی ہے
کبھی مرنے کی چاہ ہوتی ہے

ہم یہ اقبالِ جرم کرتے ہیں
زندگی اِک گناہ ہوتی ہے

ہم بھی ہوتے ہیں آج کل تنہا
اور تنہا یہ راہ ہوتی ہے

نغمہ ہم جیسے غمزدوں کیلئے
چاندنی بھی سیاہ ہوتی ہے

بنائے کتنے فسانے مرے فسانے سے
دعائیں دوں کہ شکایت کروں زمانے سے

یہ آنسوؤں میں سُلگتی ہوئی تمنائیں
دھواں ملا ہے محبت میں دل جلانے سے

مرے سوا نہ ملا کوئی ان کا دیوانہ
بھرم یہ ٹوٹ گیا ان کو آزمانے سے

مجھے خوشی ہے کسی کو تو مل گئی منزل
کوئی تو پار ہوا میرے ڈوب جانے سے

یہ حال کیسا بنایا ہے دیکھو نغمہ نے
وہ باز کیوں نہیں آتے ہیں دل دُکھانے سے

ٹوٹے ہوئے خوابوں کی کرچیں رات بھر چبھتی رہیں
پلکیں مری ناگن کی طرح نیند کو ڈستی رہیں

آواز دی تم نے مجھے خاموش راتوں میں کبھی
ایسا لگا چاروں طرف شہنائیاں بجتی رہیں

بھولا ہوا سا نام کوئی جب زباں پر آ گیا
تو دیر تک سُونے سے دل میں گھنٹیاں بجتی رہیں

وہ جو نہ آئے باغ میں، تو پھول بھی مہکے نہیں
نغمہ مجھے یہ نرم کلیاں خار سی چبھتی رہیں

اپنی گرم آہوں سے جسم کو جلا ڈالیں
زندگی کی خواہش کو خاک میں ملا ڈالیں

اپنی جلتی آنکھوں سے اشک جو ٹپکتے ہیں
ان کے قطرے قطرے کو آگ سا بنا ڈالیں

کوئی ہم کو چھو لے تو جل کے راکھ ہو جائے
جیسے اپنی رگ رگ میں برق سی سما ڈالیں

اب ہماری آنکھوں میں خواب بن کے چھپتے ہیں
اب ترے تصوّر کو دل سے بھی مٹا ڈالیں

آج یوں اُٹھائیں ہم ، نالہ دل کے زخموں سے
نغمہ آسمانوں تک شور و شر مچا ڈالیں

زندگی ہم نے ترے غم میں گذاری بھی نہیں
موت آتی بھی نہیں جان یہ پیاری بھی نہیں

کھیلتے کھیلتے طوفانوں سے ہم ڈوب گئے
ناؤ چھوڑی بھی نہیں پار اتاری بھی نہیں

کون آئینہ چرا لے گیا جاتے جاتے
ہم نے اس دن سے کبھی زلف سنواری بھی نہیں

آ گئے شمع کی آنکھوں میں ابھی سے آنسو
ہجر کی رات ابھی ہم نے گذاری بھی نہیں

چل گئی چال عجب ہم سے محبّت نغمہ
ہم نے بازی کبھی جیتی نہیں ہاری بھی نہیں

یوں جھوم کر چلی ہیں ساون کی یہ ہوائیں
کانوں میں گونجتی ہوں جیسے تری صدائیں

وہ بھی تڑپ رہی ہوں جیسے کسی کے غم میں
دیکھا جو ہم کو روتے، رونے لگیں گھٹائیں

وعدہ کیا ہے لیکن دل مانتا نہیں ہے
ہم دل کو آزمائیں یا ان کو آزمائیں

کر دے نہ ہم کو رسوا یہ اپنی بے حجابی
وہ سامنے ہیں لیکن کیسے گلے لگائیں

دن میں بھی خواب جیسے دکھلائے کوئی نغمہ
یادیں کسی کی آکر راتوں کو بھی جگائیں

تمھیں اِک نظر دیکھنا چاہتے ہیں
نِگاہوں سے دل تولنا چاہتے ہیں

قیامت بھی جس کو جدا کر نہ پائے
ترا ہاتھ یوں تھامنا چاہتے ہیں

ذرا ہم بھی دیکھیں اثر بندگی کا
خُدا سے تمھیں مانگنا چاہتے ہیں

یقیں پھر دلائیں گے اپنی وفا کا
اجازت تو دو بولنا چاہتے ہیں

الٰہی زندگی جیسے گھٹن محسوس ہوتی ہے
ذرا دم لوں کہ سانسوں کو تھکن محسوس ہوتی ہے

بھگو دیتی ہے میرا جسم، میری روح خوشبو میں
برستی یہ گھٹا تیرا بدن محسوس ہوتی ہے

بجا ہے خود ہی اپنے اشک پینا، پی تو لوں لیکن
گلے سے جب اُترتے ہیں جلن محسوس ہوتی ہے

کہیں اٹکا ہوا ہے نام کوئی دل کے گوشے میں
ابھی تک دھڑکنوں میں اِک چبھن محسوس ہوتی ہے

قضا کے بعد بھی لپٹی ہوئی رہتی ہے وہ نغمہ
کِسی کی یاد پھولوں کا کفن محسوس ہوتی ہے

درد کا سلسلہ چلا ایسے
لب پہ شکوہ گِلہ نہ لا لیسے

بجلیوں سے ہمیں شکایت کیوں
جب چراغوں سے گھر جلا ایسے

غمِ ہجراں کا جیسے مارا ہو
رات کو چاند بھی ڈھلا ایسے

پھر کوئی شام تھی نہ کوئی سحر
زندگی کا سفر چلا ایسے

نغمہ آنکھوں میں راکھ باقی ہے
خواب شائد کوئی جلا ایسے

بہت یاد آئے بھلاتے بھلاتے
تمھیں زندگی سے مٹاتے مٹاتے

بھلانے کی تم کو نکالیں گے صورت
بہانے بنیں گے بناتے بناتے

کسی روز آتش فشاں بن نہ جائے
کوئی آگ دل میں سماتے سماتے

سکھایا تھا جس نے ہمیں مسکرانا،
اسی نے رُلایا ہنساتے ہنساتے

نہ بن جائے ناسور دل رفتہ رفتہ
کوئی زخم گہرا چھپاتے چھپاتے

رہے گا ادھورا مرا ساز نغمہ
کوئی تار ٹوٹا ملاتے ملاتے

میرے دل میں تیری یادوں کا دھواں باقی ہے
درد دینے کیلئے زخم نہاں باقی ہے

میری ہستی کے سبھی نقش مٹانے والے
تیرے دل میں مرے قدموں کا نشاں باقی ہے

دیکھنا ان کی گواہی پہ یقیں مت کرنا
اے جہاں! سن لے ابھی میرا بیاں باقی ہے

ان بہاروں سے لگی آگ مرے گلشن میں
آگے کیا حال ہو جانے کہ خزاں باقی ہے

نغمہ جیا ہوں تو اٹھا دوں میں ہزاروں طوفاں
آسمانوں سے کہو میری فغاں باقی ہے

رنگِ عشرت جو کہیں غم میں بدل جائے گا
آنسو آنسو تری تصویر میں ڈھل جائے گا

یوں نہ دیکھو مجھے للہ! جھکا لو نظریں
جلوۂ نور سے یہ حسن پگھل جائے گا

نکہتِ حسن سے ہے عشق کے گلشن میں بہار
ہم نہ ہوں گے تو یہ موسم بھی بدل جائے گا

جو دھڑکتا ہے مرے سینے میں جذبہ بن کر
بن کے اک نام مرے لب پہ مچل جائے گا

شامِ تنہائی کوئی خواب سجا لے نغمہ
دِل کی ویرانی کا ماحول بدل جائے گا

جنونِ عشق کا انجام کیا ہو کیا معلوم
عذاب ہو کہ تمھاری دعا ہو کیا معلوم

بس ایک بار انھیں اور آزما لوں میں
کہ سنگ دل میں ذرا سی وفا ہو کیا معلوم

ہزار زخم ملیں پھر بھی اُف نہیں کرتا
یہ کس بلا سے مرا دل بنا ہو کیا معلوم

نہ جانے کس لیے میں بھی ہوں بدگماں اُن سے
ذرا سی بات پہ وہ بھی خفا ہو کیا معلوم

دھواں سا اٹھتا ہے کس کے مزار سے نغمہ
مری طرح سے کوئی دل جلا ہو کیا معلوم

آنسو جو تیری یاد میں پلکوں سے ڈھلے ہیں
اُجڑی ہوئی راتوں کے منڈیروں پہ جلے ہیں

ہم نے کبھی دیکھا نہیں ساحل کا تماشہ
ہم لوگ جو طوفان کے سائے میں پلے ہیں

یہ زخم کسی خار سے ہم نے نہیں پائے
یہ داغ ہمیں پھول کی خوشبو سے ملے ہیں

کب تک بھٹکتی پھرتی رہے گی یہ زندگی
منزل کے نشاں تو انھیں قدموں کے تلے ہیں

سینے میں دبائے ہوئے اِک درد کا نغمہ
ہم شہرِ نگاراں سے بہت دور چلے ہیں

وحشتِ دل نے جہاں لا کے مجھے چھوڑ دیا
زندگی میں نے وہیں تجھ کو نیا موڑ دیا

آج بھی دل میں سلگتی ہے تمنا ان کی
زندگی تو نے کہاں لا کے ہمیں چھوڑ دیا

اجنبی بن کے ملے ان سے تو احساس ہوا
کتنا آسان تھا دِل توڑنا جو توڑ دیا

ہمیں رسوائی نے کچھ اور بھی مشہور کیا
آسمانوں سے گرا کر زمیں پہ چھوڑ دیا

جب بھی ناکام محبّت کا فسانہ چھیڑا
نغمہؔ کے نام سے ایک اور نام جوڑ دیا

باغوں میں ویرانے کتنے
ہم جیسے دیوانے کتنے

شمع تری غیرت کی خاطر
جلتے ہیں پروانے کتنے

یہ جانے پہچانے چہرے
لگتے ہیں انجانے کتنے

اہلِ ہجراں کو ہوتے ہیں
راتوں سے یارانے کتنے

نغمہ میرے جیسے ادھورے
ہوتے ہیں افسانے کتنے

دِل دُکھانے کی کوئی بات ابھی رہنے دو
ہے ملاقات کی یہ رات ابھی رہنے دو

دل کی دھڑکن ابھی لگتی ہے مجھے انجانی
میرے سینے پہ ذرا ہات ابھی رہنے دو

آرزوؤں کو دلہن بن کے سنور جانے دو
اپنے سپنوں کی یہ بارات ابھی رہنے دو

تم بھی کچھ دور رہے میں نے بلایا بھی نہیں
پھر کبھی چھیڑیں گے یہ بات ابھی رہنے دو

اپنی باہوں میں مرا جسم پگھلنے دو ابھی
یہ سلگتے ہوئے جذبات ابھی رہنے دو

تم مرے واسطے لائے ہو محبّت کی پھوار
دل کے صحرا میں یہ برسات ابھی رہنے دو

نغمہ چھیڑو نہ ابھی پیار بھرے افسانے
بیت جائے نہ کہیں رات ابھی رہنے دو

کیا تھا یاد ہمیں کب جواب بھلا دو گے
سوال یہ ہے وفاؤں کا کیا صلا دو گے

بھروسہ کر لیا پھر بھی تمھارے وعدے پر
ہمیں یقین تھا اس بار بھی دغا دو گے

تمھارے بعد نہ جانے ہمارا کیا ہوگا
تمھارا کیا ہے، مرے پیار کو بھلا دو گے

تمھاری باتوں میں ہم پھر سے آ گئے دیکھو
منا تو لو گے ہمیں آج پھر رُلا دو گے

یہی امید تھی تم سے یہی تو پایا ہے
سوائے درد کے نغمہ کو اور کیا دو گے

چاہو اگر نہ مجھ کو پھولوں کے ہار دینا
مہکا کریں گے وہ بھی تھوڑے سے خار دینا

تم چھین لے گئے ہو دل کا سکون جب سے
ہم مانگتے ہیں تم سے، تھوڑا قرار دینا

الجھی ہوئی یہ زلفیں، رہنے دو تم پریشاں
ان گیسوؤں کے بدلے دنیا سنوار دینا

عقبیٰ میں بھی پہنچ کر آئے نہ چین ہم کو
توفیق دردِ دل کی پروردگار دینا

نغمہ اگر چھوئیں ہم، بن جائے خاک سونا
گر آزمانا چاہو، مشتِ غبار دینا

یہ کیسی آج کل تنہائیاں ہیں درمیاں اپنے
غموں کی چار سو پرچھائیاں ہیں درمیاں اپنے

نہ جانے کس طرف چلدیں بہاریں یا روٹھ کر ہم سے
کہ اب تو دور تک ویرانیاں ہیں درمیاں اپنے

دلوں کی وادیوں میں گونجتے تھے گیت خوشیوں کے
خدایا! آج کیوں خاموشیاں ہیں درمیاں اپنے

وہ جتنے پاس آئے فاصلے بڑھتے گئے دل کے
کہ اب تو دوریاں ہی دوریاں ہیں درمیاں اپنے

پرانے داغ جو دل پر لگے تھے مٹ گئے نغمہ
مگر کیوں آج بھی رسوائیاں ہیں درمیاں اپنے

ہم تم تھے پہلے اجنبی، نا آشنا اتنے نہ تھے
ہم بھی نہیں تھے بدگماں تم بھی خفا اتنے نہ تھے

پہلے بھی تھیں تنہائیاں، لیکن یہ سوناپن نہ تھا
پہلے بھی تم سے دور تھے لیکن جدا اتنے نہ تھے

گر ہم نہ تم کو مل سکے، تم کیوں کسی کے ہو گئے
مانا کہ ہم مجبور تھے تم بے وفا اتنے نہ تھے

ہم نے تمھاری آس میں، ہر در پہ سجدہ کر لیا
اتنی عقیدت بھی نہ تھی، پہلے خدا اتنے نہ تھے

کر بیٹھے ترکِ عشق ہم، چاکِ گریباں سی لیا
نغمہ بھی خود حیران ہے ہم پارسا اتنے نہ تھے

اپنی وفا کا تو ہی بتا دے کیسے میں اظہار کروں
مجھ سے آنکھ چرانے والے آ میں تجھ سے پیار کروں

مجھ کو تجھ پر بھروسہ ہے میں جاں گنوا دوں گی تجھ پر
اس کے علاوہ جیسا چاہے ویسا میں اقرار کروں

دِل کو لگا کے ہائے! میں نے خود کو ڈالا الجھن میں
اب اے قسمت! تو ہی بتا دے کیا تجھ سے تکرار کروں

میں نے پہلے بھی دل دے کر، اکثر دھوکہ کھایا ہے
بھول ہوئی اِک بار جو مجھ سے، وہ کیسے ہر بار کروں

ڈر لگتا ہے نامِ وفا سے جانے کیوں مجھ کو نغمہؔ
لیکن پھر بھی تیری وفا سے کیسے میں انکار کروں

میرے دل میں ہے تری آرزو، تری آرزو میری جستجو
تری جستجو ہے مری وفا، تو مری وفا کی ہے آبرو

تری شامِ زلفِ دراز سے، مری زندگی میں ہے روشنی
شبِ ماہ ہو تری انجمن کہ تو چاند جیسا ہے ہوبہو

تجھے دیکھنے کی طرح سے میں، کبھی دیکھ پائی نہ جانِ جاں
تیرے سائے چھائے ہیں دور تک ترا نور پھیلا ہے چارسُو

تو نوائے دل ہے میں ساز ہوں، تو نیاز ہے تو میں ناز ہوں
میں سراپا نغمۂ عاشقی، تو میری غزل کی ہے آبرو

پیشانی پہ لکھی ہوئی قسمت عجیب ہے
مل کر نہ تو ملے یہی اپنا نصیب ہے

وہ ولولے رہے ، نہ تمنا نہ آرزو
اب دل کے ٹوٹنے کا زمانہ قریب ہے

ناکامِ آرزو کا جنازہ اٹھا کے بھی
زندہ ہیں اِک امید پہ کتنا عجیب ہے

کرلوں نہ خودکشی کہیں گھبرا کے اے خدا
گر غم ہی انتخابِ خوشی کا نصیب ہے

انجان رہ نہ جائیں کہیں حالِ دل سے وہ
نغمہ سکوتِ مرگ کی منزل قریب ہے

یہ ستم ہم سے سہا جاتا نہیں
آپ کو اپنا کہا جاتا نہیں،

سینکڑوں غم جھیل کر بیٹھے ہیں ہم
آپ کا ہی غم سہا جاتا نہیں

اپنے ہاتھوں سے تراشا تھا جسے
نام بھی اس کا لیا جاتا نہیں

کھل نہ جائے رازِ الفت ایک دن
کیا کریں اب چپ رہا جاتا نہیں

نغمہ دل پر زخم پہنچائے بغیر
شعر کوئی بھی کہا جاتا نہیں

غم بھی دِل کا قرار ہوتا ہے
جن کو اشکوں سے پیار ہوتا ہے

تیری یادوں سے سی لیا ہم نے
جب یہ دِل تار، تار ہوتا ہے

کوئی وعدہ نہیں کیا پھر بھی
رات دن انتظار ہوتا ہے

بیٹھے بیٹھے بھر آتی ہیں آنکھیں
خود پہ کب اختیار ہوتا ہے

نغمہ کب، کس طرح، کہاں کیسے
کون کس پر نثار ہوتا ہے

چاند بن کے وہ اُتر آئے ہیں جب سے دل میں
چاندنی چھائی ہوئی رہتی ہے اس محفل میں

ساری دنیا کی نگاہوں سے بچا کر تم کو
میں چھپا لوں گی تمھیں سرخ لبوں کے تل میں

وہ شب وصل میں وہ شوخ شرارت تیری
شرم آنکھوں میں، حیا ہونٹوں پہ مستی دل میں

دل کے ہر تار میں خوشیوں کے ترانے ہونگے
جس کو غم ہو، وہ چلا آئے تری محفل میں

ان کو دل دے کے یہی سوچ رہی ہوں نغمہ
جان پھنس جائے نا اللہ! کسی مشکل میں

زندگی آپ کی قربت کے سوا کچھ بھی نہیں
موت کیا ہے ؟ غمِ فرقت کے سوا کچھ بھی نہیں

وہ حقیقت ہے انھیں خواب میں بھی دیکھتے ہیں
یعنی ہر خواب حقیقت کے سوا کچھ بھی نہیں

آپ کی یاد ہے صحرا میں گلستاں کی طرح
آپ کا جلوہ قیامت کے سوا کچھ بھی نہیں

بے قراری کو قرار آتا ہے رفتہ رفتہ
غم بھی انسان کی عادت کے سوا کچھ بھی نہیں

زخم ہے، خواب ہے، یادیں ہیں پریشانی ہے
نغمہ یہ عشق مصیبت کے سوا کچھ بھی نہیں

اشک کو یوں ہی بہانا مجھے منظور نہیں
اِس خزانے کو لٹانا مجھے منظور نہیں

یہ گوارہ ہے، چلو دور سے دیکھو مجھ کو
ہاں مگر آنکھ چرانا مجھے منظور نہیں

زندگی کا یہ تقاضہ نہیں اچھا لگتا
جو ملا ہے وہ گنوانا مجھے منظور نہیں

اے خدا! اپنے کرم سے مجھے دنیا دیدے
سامنے ہاتھ بڑھانا مجھے منظور نہیں

میرا ہر گیت ہے اس دل کی امانت نغمہ
کوئی چھینے یہ ترانا مجھے منظور نہیں

یوں ہی کسی کے خیالوں میں کھو گئے اکثر
لئے سرہانے کوئی یاد سو گئے اکثر

تمھیں خبر مری تنہائیوں کی ہو نہ سکی
یہ چاند تارے مرے ساتھ رو گئے اکثر

نہ جانے اب بھی ترا انتظار کیوں ہے مجھے
وہ یاد آتے نہیں دل سے جو گئے اکثر

یہ تھا کرشمہ کہ طوفان سے تو بچ نکلے
یہ ہے نصیب کہ ساحل ڈبو گئے اکثر

ہمیشہ وقت مٹاتا ہے زخم دل کے مگر
ہمارے آنسو ہیں جو داغ دھو گئے اکثر

سنے جو غیر سے افسانے بے وفائی کے
پرائے غم مرا دامن بھگو گئے اکثر

جنونِ عشق کا انجام ہے یہی نغمہ
سیانے لوگ بھی دیو انے ہو گئے اکثر

اب آنسوؤں کے سائے میں دل کا قرار ہے
آجائیے کہ آپ کا بس انتظار ہے

تنہائیوں کے پھول ہیں، غم کی بہار ہے
اجڑے ہوئے دلوں کا یہ اجڑا دیار ہے

کیا فرق ہے، یہ پھول ہے، یہ دل ہے دوستو
کانٹوں میں پھول جیسا دل داغ دار ہے

گذرا تھا کارواں کوئی، اس دل کی راہ سے
آنکھوں میں اس کی یاد کا اب تک غبار ہے

اٹھتے نہیں قدم کہ بہت تھک گئے ہیں ہم
نغمہ یہیں کہیں پہ ہمارا مزار ہے

خوشی دکھائی نہیں دی کئی زمانے سے
کہ زندگی نہ رہی زندگی زمانے سے

خوشی کے نام پہ دنیا تلاش کر آئے
ملی ہے درد کی سوغات ہی زمانے سے

پرانے زخم بھرے بھی نہ تھے ابھی دِل کے
کہ ایک چوٹ نئی مل گئی زمانے سے

تڑپ ہے دل میں نہ آنسو ہیں میری پلکوں پر
وہ یاد بھی نہیں آئے کئی زمانے سے

ہمارا دل ہے کہ بادل کی شام ہے نغمہ
دکھائی دی نہ یہاں چاندنی زمانے سے

ہمراہ جو چلے تھے ان کو غبار کہہ دو
منزل پہ جو ملے ہیں اسے اعتبار کہہ دو

دیکھو وہ ہنس رہی ہیں صحراؤں میں خزائیں
صحنِ چمن میں رہئیں اس کو بہار کہہ دو

محروم کر دیا جب ، صیّاد نے جہاں سے
ہم نے قفس میں پایا، اسکو قرار کہہ دو

مرہم کا ہے بہانہ ، زخموں کو چھیڑتے ہیں
اِن دوستوں کو چاہو تو غم گسار کہہ دو

دفنا چلے جہاں پر، ہم آخری تمنّا
نغمہ اسی جگہ کو اپنا مزار کہہ دو

تو بھی کرے مجھ سے جفا، مجھ کو یقیں آتا نہیں
ہو آشنا، نا آشنا، مجھ کو یقیں آتا نہیں

دامن کو میرے چھوڑنا، تیرے لئے آساں سہی
ہو جاؤں گی میں بھی جدا، مجھ کو یقیں آتا نہیں

ہوں میں شریکِ غم تری، ہمدرد ہوں میرے سوا
ہوگا کوئی بھی دوسرا مجھ کو یقیں آتا نہیں

نغمہ یہ کس کے سامنے دست دعا اٹھا میرا
ہوگا کوئی میرا خدا مجھ کو یقیں آتا نہیں

دل کی بستی میں تمناؤں کا کوچہ ہوگا
کبھی ویراں، کبھی آباد بھی دیکھا ہوگا

وہ جو دیوانہ ہوا ہے تو خطا اپنی ہے
مسکرا کر کبھی ہم نے اسے دیکھا ہوگا

آج شبنم کی چمک اور بھی کچھ تازہ ہے
رات کے پچھلے پہر کون یہ رویا ہوگا

غم نے جینے نہ دیا یاد نے مرنے نہ دیا
ہم نے سوچا بھی نہ تھا عشق میں ایسا ہوگا

سارے ذرات چمکنے لگے موتی جیسے
آسماں تیرا ستارہ کوئی ٹوٹا ہوگا

ناتواں تھا جو وہ گھبرا گیا طوفانوں سے
نغمہؔ جا کر کسی ساحل پہ ہی ڈوبا ہوگا

درد بڑھنے لگا ہے سینے میں
اب مزا آ رہا ہے جینے میں

مے سے بڑھ کر نشہ ہے اے رندو!
اپنے ہی آنسوؤں کو پینے میں

جانے طوفاں میں کیسے ڈوب گیا
ناخدا تھا اسی سفینے میں

چاک کر لو مگر ذرا سوچو
عمر گذرے گی زخم سینے میں

داغ دل کے سجا لئے نغمہ
میں نے الفاظ کے نگینے میں

بیٹھے ہوئے ہیں شام سے ہم انتظار میں
آجا کہ نکل جائے نہ دم انتظار میں

پل بھر ملی نہ فرصتِ غم انتظار میں
لگنے لگی یہ عمر بھی کم انتظار میں

ڈھونڈا کیے وہ دیر سے آنے کے بہانے
سہتے رہے ہم ان کے ستم انتظار میں

خود ہی سہیں گے جرمِ محبت کی یہ سزا
اے وعدہ شکن! توڑیں گے دم انتظار میں

نغمہ ہمیں بھی آنے لگا لطفِ انتظار
جب سے ملا ہے دردِ والم انتظار میں

دل لگانے کی ادا ہم کو نہ آئی نہ سہی
تم نے بھی رسمِ وفا تک نہ نبھائی نہ سہی

ہم پتنگے کی طرح، خاک ہوئے بیٹھے ہیں
تم نے بجھتی ہوئی اک شمع نہ جلائی نہ سہی

چار آنسو ہی مرے دل کیلئے کافی تھے
آگ جو دل میں لگی تھی نہ بجھائی نہ سہی

اپنے قدموں میں ہے حالات کی جلتی ہوئی ریت
چھاؤں دامن کی ترے ہم نے نہ پائی نہ سہی

روتے روتے غمِ جاناناں میں مر تو نہ گئے
گر تمھیں پانے کی تقدیر نہ پائی نہ سہی

اُڑ گئے دل کے ورق سے تری یادوں کے نشاں
تیری تصویر پھر ہم نے نہ بنائی نہ سہی

آنکھوں آنکھوں میں کہی دل کی کہانی نغمہ
داستاں اپنی زباں سے نہ سنائی نہ سہی

گذرے ہوئے زمانے شائد مرے لیے ہیں
یادوں کے یہ ویرانے شائد مرے لیے ہیں

میں اپنے درد و غم کو کیوں دوسروں میں بانٹوں
اشکوں کے یہ خزانے شائد مرے لیے ہیں

رودادِ غم تو اپنی غیروں کو کیوں سنائے
اے دل! ترے فسانے شائد مرے لیے ہیں

تیرے لیئے اگر ہیں، موسم نئے سہانے
تو داغ یہ پُرانے، شائد مرے لیے ہیں

کسی اور کی صدا میں مرا دردِ دل کہاں ہو
نغمہ مرے ترانے شائد مرے لیے ہیں

مانا یہ دل نے کہ تمھیں ہم سے محبت ہے مگر
ہم بھی تمھیں کو چاہتے ہیں یہ حقیقت ہے مگر

دنیا کی یہ محرومیاں ، ناکامیاں چھُپتی نہیں
نظروں میں یوں تو رات دن وہ ایک صورت ہے مگر

ہر موڑ پہ ہیں مشکلیں ، رسوائیاں مجبوریاں
ویسے یہ دل کی راہ کتنی خوبصورت ہے مگر

نغمہ ہمیں سب کچھ ملا ، عزت ملی شہرت ملی
دل کو ہمارے آج بھی تیری ضرورت ہے مگر

آج پھر ترکِ محبت کی قسم کھائی ہے
ہم نے خود اپنے کیے کی یہ سزا پائی ہے

خلوتیں اور بڑھا جاتی ہے قربت تیری
تیرے ہوتے ہوئے کیوں کر غمِ تنہائی ہے

یوں نہیں کرتے نمائش کبھی اپنے غم کی
ہم تماشا ہیں تو دنیا بھی تماشائی ہے

عشق کے نام لٹا بیٹھے تھے دونوں عالم
میں نے سمجھا تھا کہ وہ بھی مرا سودائی ہے

تیرے جلووں کی طلب گار ہے نغمہ اب بھی
تجھ سے ملنے میں مگر پیار کی رسوائی ہے

دِل پہ مجھ کو تو اعتبار نہیں
پھر بھی کہتی ہوں تم سے پیار نہیں

تمھیں امیدِ وصل ہو کہ نہ ہو
اب یہ دِل تیرا طلب گار نہیں

جب جہاں چاہا نمائش کر لی
غمِ دل کوئی اشتہار نہیں

کون کہتا ہے، یاد آتے ہو
میری آنکھیں تو اشکبار نہیں

منتظر اب ہوں موت کی نغمہ
اب مجھے تیرا انتظار نہیں

رہ لو خیال میں کبھی آجا ؤ خواب میں
مجھ سے ملو بھی تم تو ملو سو حجاب میں

یہ معجزہ دکھائے محبت کبھی ہمیں
آجائیں سامنے مرے خط کے جواب میں

دل کے کہے پہ چلنے کا انعام یہ ملا
دریا سے بچ کے ڈوب گئے ہم سراب میں

خوشیاں کبھی نصیب میں اتنی لکھی نہ تھیں
شائد خدا سے بھول ہوئی ہے حساب میں

نغمہ مری غزل ہے مہکتا ہوا چمن
خوشبو کہاں سے آئے گی ایسی گلاب میں

بات چپ رہ کے بھی کرتی ہیں تمھاری آنکھیں
جب بھی چہرے پہ ٹھہرتی ہیں تمھاری آنکھیں

مری رگ رگ کو چراغوں سے سجاجاتی ہیں
دل کی گلیوں سے گذرتی ہیں تمھاری آنکھیں

مسکراتی ہوئی جب میری طرف اٹھتی ہیں
تیر سی دل میں اُترتی ہیں تمھاری آنکھیں

دل کے ان تپتے، سُلگتے ہوئے زخموں پہ کبھی
سرد شبنم سی بکھرتی ہیں تمھاری آنکھیں

جب شرارت سی کوئی ان میں چھپی ہو نغمہ
کچھ زیادہ ہی نکھرتی ہیں تمھاری آنکھیں

سرِ شام وہ کبھی آئیں تو
مرے دل کی شمع جلائیں تو

جنھیں ہم کبھی نہ بھلا سکے
کبھی یاد ان کو بھی آئیں تو

مرے غم گسار بھی سو گئے
چلو پھر سے ان کو جگائیں تو

مجھے آنسوؤں سے بھی پیار ہے
ذرا پیار سے وہ ستائیں تو

دلِ نغمہ ان پہ نثار ہے
کبھی وہ نگاہ ملائیں تو

ترے قریب بڑے فاصلے نظر آئے
کہ منزلوں سے الگ راستے نظر آئے

ہمارے خوابوں کا آئینہ اس طرح ٹوٹا
کہ آئینوں میں کئی حادثے نظر آئے

عجیب موڑ پہ لائی ہے زندگی مجھ کو
بہت سے چھوٹے ہوئے قافلے نظر آئے

بہت کٹھن ہے کتابوں کی پیروی کرنا
کہ یوں تو سہل سبھی فلسفے نظر آئے

ہاتھوں کی لکیروں میں تقدیر بن کے رہ لو
آنکھوں کے آئینے میں تصویر بن کے رہ لو

باہوں کا ہار بن کر، لگ جاؤں میں گلے سے
تم میرے گیسوؤں کی زنجیر بن کے رہ لو

چھا جاؤ جسم و جاں پر جیسے ہو کوئی خوشبو
سانسوں میں گلستاں کی تاثیر بن کے رہ لو

خود کو بھی ہم لٹا دیں، جو آزمانا چاہو
لیکن ہمارے دل کی جاگیر بن کے رہ لو

دیکھا ہے جس کو میں نے سوتے بھی جاگتے بھی
اس خواب کی سہانی تعبیر بن کے رہ لو

قسمت میں چاہے جو بھی لکھا ہے دیکھ لوں گی
ہونٹوں پہ تم خوشی کی تقریر بن کے رہ لو

پیچیدہ زندگی یہ، آساں ہو گی نغمہ
اِن اُلجھنوں کی جو تم تدبیر بن کے رہ لو

بے وفا تجھ کو اگر مجھ سے محبت ہوتی
ایک افواہ سہی، پھر بھی حقیقت ہوتی

کیا کریں تیری نگاہوں کا بھرم رکھتے ہیں
ہم بھی کچھ کہتے اگر دل کی اجازت ہوتی

شبِ ہجراں کبھی کاٹی نہیں اس نے ورنہ
جو ہماری ہے وہی اس کی بھی حالت ہوتی

روٹھ کر ان سے چلے آئے بہت دور سہی
پاس آتے یا بلاتے جو مروت ہوتی

نغمہ اٹھ کر تری محفل سے چلے آئے ہم
اور کچھ دیر ٹھہرتے تو قیامت ہوتی

اب اگر تیرا نام لیں شائد
خود سے ہی انتقام لیں شائد

تم نہیں ہو، تمہارے غم ہی سہی
ہاں وہی دل کو تھام لیں شائد

راز داں خود کو جو سمجھتے ہیں
وہ نظر کا پیام لیں شائد

جن کی قسمت میں آفتاب نہیں
وہ چراغوں سے کام لیں شائد

پاس رکھ لیں کبھی وفاؤں کا
نغمہ میرا سلام لیں شائد

کاش ایسی بھی ایک شام آئے
اُن کا پیغام میرے نام آئے

کر کے وعدہ گئے ہیں وہ جب سے
دل یہ کہتا ہے کب وہ شام آئے

تب میں مانوں کہ تو تڑپتا ہے
تیرے لب پہ جو میرا نام آئے

میری یادوں کی تلخیوں سے بھرا
تیرے اشکوں کا کوئی جام آئے

دل کے کوچے سے جو گذر جائے
نغمہ وہ کیا کسی کے کام آئے

پھول دیکھے تو بہاروں کی بڑی یاد آئی
چاند نکلا تو نظاروں کی بڑی یاد آئی

جب بھی دیکھا ہے کوئی ساز شکستہ ہم نے
دل کے ٹوٹے ہوئے تاروں کی بڑی یاد آئی

اور بھی لوگ تھے بربادیٔ دل میں شامل
تم جو یاد آئے ہزاروں کی بڑی یاد آئی

تیرے سائے کو بھی ٹھکرا کے چلے تھے ہم تو
کھائی ٹھوکر تو سہاروں کی بڑی یاد آئی

ہم تو جذبات کی موجوں میں گھرے ہیں نغمہ
آج پھر ہم کو کناروں کی بڑی یاد آئی

بھولی ہوئی محبّت ہم یاد کرکے روئیں
صبر و قرار دل کا برباد کرکے روئیں

آواز ٹوٹنے کی تم نے سنی نہ ہم نے
دل کے ہزار ٹکڑے فریاد کرکے روئیں

وہ کونسی گھڑی تھی جب تم سے ہم ملے تھے
جب جب وہ یاد آئے ہم یاد کرکے روئیں

قیدِ حیات سے اب یارب تو ہی چھڑا لے
دنیا کے غم سے دل کو آزاد کرکے روئیں

نغمۂ غم جہاں میں جب بھی وہ یاد آئے
دل رو کے مسکرائے ہم یاد کرکے روئیں

دیپ بن بن کے راہِ وفا میں صنم ، ہم بھی جلتے رہیں تم بھی جلتے رہو
کوئی منزل ہمیں پھر ملے نہ ملے ، ہم بھی چلتے رہیں تم بھی چلتے رہو

اہلِ دنیا سے نظریں بچاتے ہوئے ، آ گلے مِل کے پلکوں کی چھاؤں تلے
رسمِ الفت نبھاتے ہوئے عمر بھر ، ہم بھی ملتے رہیں تم بھی ملتے رہو

جب کبھی شامِ تنہائی چھانے لگے ، ہجر کی رات دل میں اُترنے لگے
شمع یادوں کی بن بن کے جلتے ہوئے ، ہم پگھلتے رہیں تم پگھلتے رہو

عشق معصوم ہے یا خطا وار ہے ، فیصلہ اس کا کیوں کر زمانہ کرے
یہ خطا ہے اگر ، پھر بھی کر لیں مگر ، ہم سنبھلتے رہیں تم سنبھلتے رہو

نغمہ اپنی محبت کے پیروں میں جو ، بیڑیاں ڈال دیں بے بسی کی تو پھر
ایسے ظالم رواجوں کے دستور کو ، ہم بدلتے رہیں تم بدلتے رہو

ہم پہ الزامِ وفا ظاہر ہے
یہ نِگاہوں کی خطا ظاہر ہے

زلفِ آوارہ کی زنجیر سے تم
ایک دن ہو گے رہا ظاہر ہے

غم سے رغبت جسے ہمیشہ ہو
وہ ہے خوشیوں سے جُدا ظاہر ہے

التجا جو کبھی نہیں سُنتا
اُسے کہتے ہیں خدا ظاہر ہے

نغمہ سن کر ہمارے شعروں کو
ہم سے ہوں گے وہ خفا ظاہر ہے

بات اُن تک نہ پہونچ پائے گی
دِل کی اب دل ہی میں رہ جائے گی

پھر تمنّاؤں کا دم گھٹنے لگا
پھر کوئی پیاس نہ بجھ پائے گی

بعد مدّت کے دھڑک اُٹھا دِل
لگتا ہے اُن کی خبر آئے گی

چلو مانا کہ تغافل ہی سہی
یاد تو اُن کی مگر آئے گی

نغمہ راس آ ہی گئی وحشتِ دل
اب یہی دل کا سکوں لائے گی

مری زندگی ترے دم سے ہے
مری ہر خوشی ترے دم سے ہے

مرے دل کے سونے جہان میں
ابھی روشنی ترے دم سے ہے

کبھی آفتاب کی روشنی
اور چاندنی ترے دم سے ہے

مرا نغمہ حسن ادا بنا
کہ یہ سادگی ترے دم سے ہے

آپ ہی کی ادا میری انگڑائیاں
آپ ہی کی صدا میری شہنائیاں

جھیل سی تیری آنکھوں میں ڈوبے ہیں جب
پائی گہرائیاں، صرف گہرائیاں

یہ دعا دے رہی ہے محبت ہمیں
ہم سلامت رہیں اور تنہائیاں

ڈال کر ہاتھ ہاتھوں میں چلتے رہیں
ساتھ چلتی رہیں چاہے رسوائیاں

نغمہ شعروں پہ میرے نکھار آ گیا
آپ سے ہیں خیالوں کی رعنائیاں

تم اگر ہم کو بھلا دو تو کوئی بات نہیں
یوں وفاؤں کا صلا دو تو کوئی بات نہیں

اپنے ہونٹوں پہ شکایت نہ کبھی لائیں گے
اور اس پر بھی سزا دو تو کوئی بات نہیں

جس طرح نام مٹایا ہے ہمارا دل سے
زندگی سے بھی مٹا دو تو کوئی بات نہیں

ہم نے چاہا ہے تمھیں اور سدا چاہیں گے
تم جفائیں بھی جتا دو تو کوئی بات نہیں

خود ہمیں بڑھ کے مٹا دیں گے یہ دوری نغمہ
فاصلہ تم جو بڑھا دو تو کوئی بات نہیں

تم کو چاہا یہ میری بھول نہیں
سوچنا عشق کا اصول نہیں

تم جسے اس طرح کچلتے ہو
وہ مرا دل ہے کوئی پھول نہیں

دور رہ کر بہت قریب ہو تم
پھر بھی یہ فاصلہ قبول نہیں

عشق دنیا کو کیوں گوارہ ہو
یہ گنہ ہے ذرا سی بھول نہیں

نغمہ، آساں نہیں مٹا دینا
زنگ دل پہ لگا ہے دھول نہیں

دِل نے اِک چوٹ کھا کے دیکھ لیا
جب تمھیں آزما کے دیکھ لیا

کبھی یادوں سے بھر لیا دامن
کبھی ان کو بھلا کے دیکھ لیا

ان سے مل کر بھی مل نہیں پائے
اپنی قسمت جگا کے، دیکھ لیا

وہ بھی آئے تھے، اُن کو محفل میں
سب سے نظریں بچا کے دیکھ لیا

سارے شکوے بھلا دیئے نغمہ
اس نے جب مسکرا کے دیکھ لیا

آنکھوں سے پی لیا اگر تو کیا بُرا کیا
کچھ دیر جی لیا اگر تو کیا بُرا کیا

کچھ پل ہی سہی سایۂ گیسوئے یار میں
خوشبو میں جی لیا اگر تو کیا بُرا کیا

دیکھا کہ تار تار ہے دامن بہار کا
کانٹوں سے سی لیا اگر تو کیا بُرا کیا

اپنے لئے بہت ہے فقط ایک سانس ہی
مرضی سے جی لیا اگر تو کیا بُرا کیا

نغمہ قلم کی نوک سے ہم نے کبھی کبھی
ہونٹوں کو سی لیا اگر تو کیا بُرا کیا

زندگی کی دعا ہے تمہاری صدا میں
دوستی ہے ، وفا ہے تمہاری صدا میں

بے قراری کو بھی چین آجائے جیسے
ایسی کوئی دوا ہے تمہاری صدا میں

میرے دل کے اندھیرے چمکنے لگے ہیں
نور جیسے چھپا ہے تمہاری صدا میں

صرف سنتے نہیں اس کو پیتے رہے ہیں
کہ نشہ ہی نشہ ہے تمہاری صدا میں

تمہارے ہی جیسی ہیں باتیں تمہاری
سادگی کی ادا ہے تمہاری صدا میں

دھڑکنیں میری جو کچھ بھی کہتی ہیں مجھ سے
وہ ہی میں نے سنا ہے تمھاری صدائیں

رقص کرتے ہیں ساز اور آواز جیسے
نغمہ شامل ہو ایسے تمھاری صدائیں

زندگی کا ساز ہے میری غزل
درد کی آواز ہے میری غزل

یہ کبھی قاتل کبھی بسمل لگے
خوب تیر انداز ہے میری غزل

میں نے دنیا سے چھپایا رازِ غم
دِل کی تو ہم راز ہے میری غزل

اُٹھ کے دل سے آسماں تک جائیگی
وقت کی آواز ہے میری غزل

لے اڑی مجھ کو خدا جانے کہاں
روح کی پرواز ہے میری غزل

درد کا رشتہ ہمارے درمیاں
نغمہ ہوں میں ساز ہے میری غزل